بسم اللہ الرحمن الرحیم وبہ نستعین

# اداریہ

## شبِ قدر کی زیارتِ قبور اور رمضان کی افطاریاں

لیلۂ نصفِ شعبان (شبِ برأت) میں زیارتِ قبور کو جانے کا رواج اہلِ سنت کی غالب اکثریت کے ہاں عام ہے۔اس زیارت کا جواز ایک حدیثِ مبارکہ سے پیش کیا جاتا ہے جس کے مطابق نبی کریم ﷺ شبِ نصف شعبان کو بقیع غرقد (مدینہ منورہ کے قبرستان) میں تشریف لے گئے اور آپ نے وہاں شہداء اور اہلِ قبور کے لئے دعاءِ مغفرت فرمائی۔اس حدیث کی راویہ ام المؤمنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا ہیں۔اگرچہ نبی اکرم ﷺ کے کسی عمل سے کسی امر کا سنت یا مستحب ہونا ثابت ہوتا ہے لیکن اس حدیث میں یا اس کے علاوہ کسی اور حدیث سے یہ ثابت نہیں کہ آپ ﷺ ہر سال شب برأت کو قبرستان تشریف لے جاتے تھے یا آپ ﷺ نے اس کا حکم دیا تھا۔چنانچہ شب برأت میں زیارت قبور کا یہ عمل مستحب ہے نہ کہ سنت مؤکدہ۔

تاہم شب برأت کو قبرستان جانے والوں کو یہ بات بتائی جانی چاہئے کہ اس رات زیارت قبور کا اصل مقصد کیا ہے۔یعنی دعائے مغفرت برائے اہلِ قبور۔یہ کام علماء کرام کا ہے کہ وہ عوام کی دینی معاملات میں صحیح رہنمائی فرمائیں۔عوام شبِ قدر میں جس انداز سے قبرستان جاتے اور جس طرح سے قبروں کی حرمت پامال کرتے ہیں اس پر ان کی اصلاح کی اشد ضرورت ہے۔انہیں بتایا جانا چاہئے کہ قبرستان میں جائیں تو قبروں پر نہ بیٹھیں، قبریں پھلانگتے ہوئے نہ گزریں۔قبروں پر آگ (موم بتی/اگربتی) نہ جلائیں۔قبرستان میں شور وغل نہ کریں۔قبروں کے آس پاس ڈھول تاشے اور ساز نہ بجائیں۔بعض قبرستانوں میں شب برأت کے موقع پر لاؤڈ اسپیکر لگا کر محافل سماع کا انعقاد کیا جاتا ہے۔جبکہ وہاں تو گریہ وزاری کے ساتھ دعائے مغفرت مطلوب ہے۔اور بلند آواز سے جب قوالیاں ہورہی ہوں گی تو